S_1996_5_173_178

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5ایس-سی-آر

سیتا دیوی اور دیگران، وغیرہ وغیرہ

بنام

ریاست ہریانہ اور دیگران

23اگست1996

بی۔پی۔جیون ریڈی اور سجاتا۔وی۔منوہر، جسٹسز۔

بھارت کا آئین آرٹیکل 14-مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ-مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کی بنیاد کے طور پر تعلیمی قابلیت-ریاست ہریانہ "بالغ خواندگی پروگرام" میں میٹرک انسٹرکٹرز کے تحت منعقد کیا گیا، اسی طرح میٹرک انسٹرکٹرز کے طور پر نہیں رکھا گیا-منعقد کیا گیا، ریاستی حکومتوں نے غیر میٹرک انسٹرکٹرز کو میٹرک انسٹرکٹرز کی تنخواہ کے پیانے کو بڑھانے سے انکار کیا، درست ہے۔

خدمات کا قانون مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ-ملازمت میں برابری-تعلیمی قابلیت-اس کی بنیاد اور وسعت۔

رٹ درخواست کنندگان حکومت ہریانہ کے بالغ خواندگی پروگرام میں "انڈر میٹرک انسٹرکٹرز" کے طور پر 200 روپے ماہانہ کی مجموعی تنخواہ پر کام کر رہے تھے۔وہ تمام متعلقہ افراد کے اطمینان کے لیے 5 سے 6 سال سے اس طرح کام کر رہے تھے۔انہوں نے اپنی رٹ پٹیشن میں درج ذیل راحتوں کی درخواست کی تھی، یعنی (1) درخواست کنندگان کو ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے جواب دہندگان کی خدمت میں سمجھا جائے، اس سے قطع نظر کہ مصنوعی وقفے ہوں، (2) جواب دہندگان کو ہدایت جاری کرنا کہ وہ درخواست کنندگان کو ہریانہ کے محکمہ تعلیم میں پرائمری اسکول کے اساتذہ پر لاگو باقاعدہ تنخواہ کے پیانے پر دیگر نتیجے کے فوائد کے ساتھ رکھیں، اور (3) جواب دہندگان کو ہدایت جاری کرنا کہ وہ درخواست کنندگان کو محکمہ بالغ تعلیم اور غیر رسمی تعلیم میں باقاعدہ اساتذہ قرار دیں۔

رٹ پٹیشن کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: "1 مساوی تنخواہ کے لیے مساوی کام" کے نظریے کو اس عدالت نے آئین کے آرٹیکل 14 میں موجود مساوات کے مقصد کے ایک پہلو کے طور پر تسلیم کیا ہے اور اس عدالت ذریعے کئی فیصلوں پر غور کیا

گیا ہے۔(176-ڈی-ای)

رندھیر سنگھ بنام یونین آف بھارت، (1982) 3 ایس سی آر 298؛ دھریندر چمولی بنام اسٹیٹ آف یو پی، (1986) 1 ایس سی سی 637 اور سریندر سنگھ بنام انجینئر ان چیف، سی پی ڈبلیو ڈی، (1986) 1 ایس سی سی 639 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

.2 جہاں درخواست کنندگان آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرنے والے غیر قانونی امتیازی سلوک کی شکایت کرتے ہیں، تو یہ ان کے لیے عدالت کو مطمئن کرنا ہے کہ کیا گیا امتیاز غیر منطقی اور بے بنیاد ہے اور یہ واقعی آرٹیکل 14 کے ذریعے ممنوع غیر قانونی امتیازی سلوک کے مترادف ہے۔(177-اے۔-بی)

.3 سوال یہ ہے کہ کیا ہریانہ کی حکومت غیر میٹرک انسٹرکٹرز کو تنخواہ کے پیمانے کو بڑھانے سے انکار کرنے میں غیر قانونی امتیازی سلوک کا مجرم ہے جو جے پال میں اس عدالت کے فیصلے کے مطابق میٹرک انسٹرکٹرز کو بڑھایا گیا ہے۔ایسا نہیں ہے۔تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر درجہ بندی کو اس عدالت نے ہمیشہ آرٹیکل 14 کے تحت معقول اور جائز قرار دیا ہے۔(177-سی-ڈی)

جے پال اور دیگر بنام ریاست ہریانہ اور دیگر، اے آئی آر (1988) ایس سی 1504 = (1988) 3 ایس سی سی 354؛ ریاست جموں وکشمیر بنام ترلوکی ناتھ کھوسہ، اے آئی آر (1974) ایس سی آئی۔; پی۔مرگیسن اور دیگران بنام ریاست تامل ناڈو، (1993) 2 ایس سی سی 340 اور ریاست میسور اور انر بنام پی نرسنگا راؤ، اے آئی آر (1968) ایس سی 349، پر بھروسہ کیا۔

.4 جے پال میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کرنے اور یہ دعوی کرنے کے علاوہ کہ میٹرک کے اساتذہ کو دیا جانے والا فائدہ بھی انہیں دیا جانا چاہیے، رٹ پٹیشن میں یہ الزام لگانے اور یہ ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے کہ ان کی قابلیت، فرائض اور افعال اسکواڈ کے اساتذہ سے ملتے جلتے ہیں۔اس لیے یہ دعوی نا قابل قبول ہے۔(178-بی)

جے پال اور دیگران بنام ریاست ہریانہ اور دیگر، اے آئی آر (1988) ایس سی 1504 = (1988) 3 ایس سی سی 354، حوالہ دیا گیا ہے۔

اصل دیوانی دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (سی) نمبر 584 آف 1989 وغیرہ۔

بھارت کا آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

درخواست کنندگانوں کے لیے ایس۔کے۔دھین، محترمہ ریکھا پانڈے، سبھاش شرما اور ایم۔آر۔وج

جواب دہندگان کے لیے پریم ملہوترا اور محترمہ اے۔سبھاشینی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بی۔پی۔جیون ریڈی، جسٹس۔رٹ پٹیشن (سی) نمبر 584 آف 1989

بھارت کا آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی گئی اس رٹ پٹیشن میں، 748 درخواست کنندگان کی طرف سے تین راحتیں طلب کیے گئے ہیں۔جن راحتوں کی مانگ کی گئی ہے وہ یہ ہیں:

"(a) مینڈمس کی نوعیت میں رٹ یا کوئی مناسب رٹ، آرڈر یا ہدایت جاری کریں کہ درخواست کنندگان کو ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے جواب دہندگان کی خدمت میں سمجھا جائے، قطع نظر اس کے کہ اس مدت کے دوران ان کی خدمات میں مصنوعی وقفہ ہو۔

(b) جواب دہندگان کو ایک مناسب رٹ، حکم یا ہدایت جاری کریں کہ وہ درخواست کنندگان کو ہریانہ کے محکمہ تعلیم میں پرائمری اسکول کے اساتذہ کے ساتھ ساتھ ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے دیگر نتیجہ خیز فوائد کے باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے پر رکھیں اور جواب دہندگان کو درخواست کنندگان کو ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے حاصل ہونے والی تنخواہ کے بقایاجات میں فرق ادا کرنے کی ہدایت کریں۔

(c) مناسب رٹ، حکم یا ہدایت کے ذریعے جاری کریں کہ محکمہ آڈٹ ایجوکیشن اور غیر رسمی تعلیم ریاست کا ایک مستقل محکمہ ہے اور درخواست کنندگان انسٹرکٹرز کی منظور شدہ آسامیوں کے خلاف مقرر کردہ محکمہ میں باقاعدہ اساتذہ ہیں۔

رٹ پٹیشن دائر کرنے کی تاریخ (مارچ 1989) پر درخواست کنندگان حکومت ہریانہ کی طرف سے وضع کردہ "بالغ خواندگی پروگرام میں میٹرک انسٹرکٹرز کے تحت" کام کر رہے تھے۔انہیں تنخواہ کے طور پر ماہانہ 200 روپے کی ایک یکمشت رقم ادا کی جا رہی تھی۔انہوں نے 5 سے 6 سال کی خدمت انجام دی تھی اور تمام متعلقہ افراد کے اطمینان کے مطابق اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ان کا عرض ہے کہ جب میٹرک کے انسٹرکٹرز نے اسی طرح کی راحت کے لیے اس عدالت سے رجوع کیا تو انہیں کچھ راحتیں دیے گئے حالانکہ ان کی طرف سے مانگی گئی تمام راحتیں نہیں۔جے پال اور دیگر بنام ریاست ہریانہ اور دیگر، اے۔آئی۔آر۔ (1988) ایس۔سی۔1504 = (1988) 3 ایس۔سی۔سی۔354 میں عدالت فیصلے کا حوالہ ہے جس میں اس عدالت نے ہدایت کی ہے کہ میٹرک کے انسٹرکٹر اسی تنخواہ کے حقدار ہیں جو اسکواڈ کے اساتذہ کو منظور کیا گیا ہے۔"اس عدالت نے یہ بھی ہدایت کی تھی کہ مذکورہ درخواست کنندگان کی تنخواہ اسکواڈ کے اساتذہ کی طرح ہی مقرر کی جائے گی، ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ سے ان کی سروس کی مدت کو مدنظر رکھتے ہوئے چھ

ماہ کی نئی تقرریوں کی وجہ سے سروس میں وقفے کو نظر انداز کیا جائے گا۔ اس عدالت کی طرف سے مزید ہدایت کی گئی کہ مذکورہ درخواست کنندگان سروس میں وقفے کے باوجود قانون کے مطابق مذکورہ تنخواہ کے پیمانے کے حقدار ہوں گے۔ مذکورہ ہدایات یکم ستمبر 1985 سے نافذ العمل تھیں۔ تاہم، مذکورہ درخواست کنندگان کی طرف سے پیش کردہ ان کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے دعوے کو مسترد کر دیا گیا، کیونکہ یہی منصوبہ صرف 1990 تک جاری رہنے کا امکان تھا۔ موجودہ درخواست کنندگان کا معاملہ یہ ہے کہ اگرچہ وہ غیر میٹرک ہیں لیکن وہ بھی وہی فرائض انجام دے رہے ہیں جو میٹرک کے اساتذہ (جے پال میں درخواست گزار) انجام دے رہے تھے۔ درخواست کنندگان 'مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ' کے اصول پر زور دیتے ہیں۔ ان کے مطابق، تعلیمی قابلیت کے معاملے میں فرق کے علاوہ ان کے پاس موجود عہدے اور جے پال میں درخواست کنندگان اور یہاں درخواست کنندگان کے ذریعے انجام دیے جانے والے فرائض اور افعال کے درمیان کوئی دوسرا فرق نہیں ہے۔ انہوں نے رٹ پٹیشن میں اپنے ذریعے انجام دیے گئے کئی فرائض بیان کیے ہیں۔ اس عدالت کچھ دیگر فیصلوں پر بھی انحصار رکھا گیا ہے۔ , رندھیر سنگھ بنام یونین آف بھارت، (1982) 3 ایس سی آر 298؛ دھریندر چمولی بنام ریاست یوپی، (1986) 1 ایس سی سی 637 اور سریندر سنگھ بنام انجینئر ان چیف، سی پی ڈبلیو ڈی، (1986) 1 ایس سی سی 639۔

'مساوی تنخواہ کے لیے مساوی کام' کے نظریے کو اس عدالت نے آئین کے آرٹیکل 14 میں موجود مساوی شق کے ایک پہلو کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ اس موضوع پر کئی فیصلوں میں سے پہلا فیصلہ رندھیر سنگھ بنام یونین آف بھارت، (1982) 1 ایس سی سی 618 ہے۔ مذکورہ نظریے کو اس عدالت نے بعد کے کئی فیصلوں میں نمٹا ہے جن میں ریاست مدھیہ پردیش اور دیگر بنام پرمود بھارتیہ اور دیگر، (1993) 1 ایس سی سی 539 کا فیصلہ تین رکنی بنچ نے کیا جس میں ہم میں سے ایک (بی پی جیون ریڈی، جے) رکن تھا۔ یہ فیصلہ بنیادی طور پر اس طریقے سے نمٹا گیا جس میں مساوی کام کے دعوے کا فیصلہ کیا جانا ہے۔ مساوی معاوضے کے قانون 1976 کی دفعہ 2 (ایچ) میں "ایک ہی کام یا اسی نوعیت کے کام" کی تعریف کا حوالہ دینے کے بعد یہ قرار دیا گیا کہ:

"اسی طرح کے حالات میں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر مہارت، کوشش اور ذمہ داری کی مماثلت پر زور دیا جاتا ہے۔ مزید، جیسا کہ مکھرجی، جسٹس نے (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) فیڈریشن آف آل بھارت کسٹمز اینڈ ایکسائز اسٹینوگرافرس، (1988) 3 ایس سی سی 91 میں نشاندہی کی: (1988) ایس سی سی (ایل اینڈ ایس) 673: (1988) 7 اے ٹی سی 591 کام کا معیار ڈاک سے ڈاک میں مختلف ہو سکتا ہے۔ یہ

ایک ادارے سے دوسرے ادارے میں ہوسکتا ہے۔ہم اس حقیقت کونظر انداز یا نظر انداز نہیں کر سکتے۔یہ مفروضے کی بات نہیں بلکہ ثبوت کی بات ہے۔یہ یاد رکھنا چاہیے کہ چونکہ مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کی درخواست کا آرٹیکل 14 کے حوالے سے جائزہ لینا پڑتا ہے،اس لیے درخواست کنندگان پر یہ بوجھ ہے کہ وہ مساوی تنخواہ کے اپنے حق،یا امتیازی سلوک کی درخواست،جیسا بھی معاملہ ہو،کو قائم کریں۔"

مذکورہ فیصلے میں،اس عدالت پہلے فیصلوں کی بنیاد پر،یہ مشاہدہ کیا گیا کہ جہاں درخواست کنندگان آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرنے والے غیر قانونی امتیازی سلوک کی شکایت کرتے ہیں،تو یہ ان کے لیے عدالت کو مطمئن کرنا ہے کہ کیا گیا امتیاز غیر منطقی اور بے بنیاد ہے اور یہ واقعی آرٹیکل 14 کے ذریعے ممنوع غیر قانونی امتیازی سلوک کے مترادف ہے۔اس معاملے میں مذکورہ فیصلے کے اصول کو لاگو کرتے ہوئے،کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہاں درخواست کنندگان جو غیر میٹرک انسٹرکٹر ہیں،اسی طرح میٹرک انسٹرکٹر کے ساتھ رکھے گئے ہیں یا یہ کہ دونوں زمروں کے درمیان کیا گیا فرق غیر منطقی یا بے بنیاد ہے۔دوسرے لفظوں میں،سوال یہ ہے کہ کیا ہریانہ کی حکومت غیر میٹرک انسٹرکٹرز کو تنخواہ دینے سے انکار کرنے میں غیر قانونی امتیازی سلوک کا مجرم ہے جو جے پال میں اس عدالت فیصلے کے مطابق میٹرک انسٹرکٹرز کو دی گئی ہے۔ہم ایسا نہیں سوچتے۔تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر درجہ بندی کو اس عدالت نے ہمیشہ آرٹیکل 14 کے تحت معقول اور جائز قرار دیا ہے۔ریاست میسور اور ایک اور بنام پی نرسنگا راؤ،اے آئی آر (1968) ایس سی 349 میں،حکومت کرناٹک نے ٹریسرز کے لیے دو مختلف پیمانے تجویز کیے تھے-ایک اعلی پیمانے والے میٹرک ٹریسرز کے لیے و دیگر کم تنخواہ والے غیر میٹرک ٹریسرز کے لیے۔غیر میٹرک ٹریسرز نے امتیازی سلوک کی شکایت کی۔مذکورہ عرضی کو مسترد کرتے ہوئے کہا گیا کہ میٹرک اور غیر میٹرک کے لیے دو مختلف پیمانے تجویز کرنا آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی نہیں ہے۔یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ تکنیکی قابلیت کی بنیاد پر یا اس معاملے کے لیے عوامی خدمت کے لیے امیدوار کی موزونیت سے متعلق عمومی تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر کیا گیا امتیاز مذکورہ مضامین کے تحت جائز ہے۔درحقیقت،اس صورت میں میٹرک اور غیر میٹرک ٹریسر دونوں نے پہلے ایک ہی تنخواہ کے پیمانے کے ساتھ ایک ہی زمرہ تشکیل دیا تھا۔یہ صرف بعد کے مرحلے میں تھا کہ میٹرک اور غیر میٹرک کے درمیان فرق کیا گیا،جس کی وجہ سے مذکورہ کارروائی ہوئی۔یہ عدالت اس مفروضے پر آگے بڑھی کہ میٹرک اور غیر میٹرک ٹریسر دونوں "ایک ہی قسم کا کام کر رہے تھے"؛ پھر بھی کی گئی درجہ بندی کو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کے تحت جائز قرار دیا گیا۔اس کے بعد سے اس عدالت نے بڑی تعداد میں مقدمات میں تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر امتیاز کو درست قرار دیا ہے۔مثال کے طور پر،ریاست جموں وکشمیر بمقابلہ ترلوکی ناتھ کھوسہ،اے آئی آر

(1974) ایس سی 1 میں اسسٹنٹ انجینئرز کی ڈپلومہ ہولڈرز اور ڈگری ہولڈرز کے طور پر درجہ بندی اور ڈگری ہولڈرز کو مزید ترقی کے مواقع فراہم کرنے کو معقول قرار دیا گیا۔ پی مروگیسن اور دیگر بنام ریاست تامل ناڈو، (1993) 2 ایس سی سی 340 کے بعد کے فیصلے کا بھی یہی اثر ہے۔ اس فیصلے میں تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر درجہ بندی کے موضوع پر تمام فیصلوں پر مکمل بحث کی گئی ہے۔

اس لیے ہماری رائے ہے کہ درخواست کنندگان کی طرف سے کی گئی شکایت نا قابل قبول ہے۔ ہم یہ بھی ذکر کر سکتے ہیں کہ جے پال میں اس عدالت فیصلے پر بھروسہ کرنے اور یہ دعوی کرنے کے علاوہ کہ میٹرک کے اساتذہ کو دیا جانے والا فائدہ بھی انہیں دیا جانا چاہیے، رٹ پٹیشن میں یہ الزام لگانے اور یہ ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے کہ ان کی قابلیت، فرائض اور کام اسکواڈ کے اساتذہ سے ملتے جلتے ہیں۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر رٹ پٹیشن نا کام ہو جاتی ہے اور اسی کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

ڈبلیو۔ پی۔ (C) نمبر۔ 1008/88,815/88 اور 545/93

ان رٹ پٹیشن کنندگان میں کوئی علیحدہ دلائل نہیں دیے گئے ہیں۔ اسی کے مطابق انہیں بھی انہی وجوہات کی بنا پر برطرف کر دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24